میسرز ہیرا لال اینڈ سنز اور دیگران
بنام
میسرز لکشمی کمرشل بینک

5 اگست 2002

ایس راجیند ر بابو اور پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹسز۔

آئین ہند 1950 - آرٹیکل 139 اے- منتقلی کی درخواست - ڈیٹ ریکوری ٹریبونل کے سامنے زیر التواء بینک کی طرف سے جاری کردہ اعتماد نامہ برائے ادائیگی پر مبنی مقدمہ - اسی لین دین کے دعوے کے حوالے سے، بیمہ کے دعوے کی بنیاد پر، عدالت عالیہ کے سامنے زیر التوا- ٹریبونل کے سامنے مقدمہ کو عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کی عرضی- منعقد، منتقل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بیمہ کے دعوے کی بنیاد پر مقدمہ اور اعتمادی چھٹی برائے ادائیگی پر مبنی مقدمہ مختلف وجوہات سے پیدا ہوتا ہے- ٹریبونل کو دیئے گئے خصوصی دائرہ اختیار کے پیش نظر دیگر عدالتوں کا دائرہ اختیار خارج ہو جاتا ہے- آرٹیکل 139 اے ٹرائل کورٹ سے عدالت عالیہ میں منتقلی کی صورت میں راغب نہیں ہوتا ہے- واجب الادا قرضوں کی وصولی بینک اور مالیاتی ادارے ایکٹ، 1993 - دفعہ 17، 18 اور 31 - ضابطہ دیوانی، 1908 - دفعہ 25 - آئین ہند- آرٹیکل 242۔

درخواست گزار- درآمد کنندہ کی درخواست پر، جواب دہندہ بینک نے کچھ ترسیل کی ادائیگی کے سلسلے میں اعتمادی چھٹی برائے ادائیگی کھول دیا۔ جب جواب دہندہ بینک نے درخواست گزار کو رقم ادا کرنے کے لیے دستاویزات پیش کیں تو اس نے ان دستاویزات کو قبول نہیں کیا جن میں انہیں نامناسب اور قبولیت کے لیے غلط پایا گیا۔ اسی دوران ترسیل لے جانے والا جہاز سمندر میں ڈوب گیا۔ جواب دہندہ بینک کو اس بارے میں مطلع کیا گیا۔ بینک نے رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کے واجب الادا قرضوں کی وصولی ایکٹ، 1993 وضع قانون کے بعد، یہ مقدمہ ڈیٹ ریکوری ٹریبونل کو منتقل کر دیا گیا۔ درآمد کنندگان نے جہاز کے ڈوبنے کی وجہ سے بیمہ کمپنیوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔

درخواست گزاروں نے آئین ہند کے آرٹیکل 139 اے کے تحت منتقلی کی درخواست دائر کی جس میں ٹریبونل کے سامنے مقدمہ کو عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر منتقل کرنے کی درخواست کی گئی کہ درآمد کنندگان کی طرف سے عدالت عالیہ میں زیر التوا بیمہ کمپنیوں کے خلاف دائر کیے گئے دعوے اور ٹریبونل کے سامنے زیر التوا بینک کی طرف سے دائر کیے گئے دعوے میں مشترکہ مسائل شامل تھے۔

عرضی کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا:

1. فوری مقدمہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں کسی مقدمے کو ایک عدالت عالیہ سے دوسری عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کی درخواست کی جائے۔ آئین کا آرٹیکل 139-اے اس نوعیت کے معاملات کی طرف راغب نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی شک کی بات ہے کہ آیا ضابطہ دیوانی کی دفعہ 25 لاگو ہوگی کیونکہ کارروائی کی منتقلی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں نہیں ہوتی ہے۔ اس بات پر بھی شک ہے کہ آیا اس عدالت کا موروثی دائرہ اختیار اس نوعیت کی کارروائی کی طرف راغب ہوگا۔ تاہم، اس پہلو میں جانا ضروری نہیں ہے۔ (447-بی)

2. بیمہ کے دعوے پر مبنی مقدمہ اور لیٹر آف کریڈٹ پر مبنی دعوی کارروائی کی مختلف وجوہات سے پیدا ہوتا ہے حالانکہ یہ سچ ہوسکتا ہے کہ بیمہ کمپنی کے خلاف عدالت عالیہ میں زیر التوا مقدمہ اور ٹریبونل کے سامنے درخواست میں کچھ عام مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ دیگر فریقین کی طرف سے دائر کیے گئے دیگر مقدمات کی صحیح نوعیت جو کہ عدالت عالیہ میں زیر التواء ہیں اور اس کی فائل پر برقرار رکھنے کی وجہ ریکارڈ پر دستیاب نہیں ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ، جب بینکوں اور مالیاتی اداروں کے واجب الادا قرضوں کی وصولی ایکٹ، 1993 کی دفعہ 17 کے تحت نمٹائے جانے والے معاملات کے سلسلے میں ایکٹ کے تحت ٹریبونل کو خصوصی دائرہ اختیار دیا گیا ہے، تو دیگر عدالتوں میں بینکوں اور مالیاتی اداروں کے واجب الادا قرضوں کی وصولی کے لیے اس طرح کے معاملات پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت فراہم کردہ طور پر خارج ہوگیا۔ مزید یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 31 میں مقدمات کو سول عدالتوں سے ٹریبونل میں منتقل کرنے کا التزام ہے۔ اس لیے ٹریبونل کے سامنے زیر التواء مقدمہ کو عدالت عالیہ بھیجنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ (447-ای، ایف، جی؛ 448-بی-اے)

یونین آف انڈیا اور دیگر بنام دہلی عدالت عالیہ بار ایسوسی ایشن اور دیگر، (2002) 2 ایس سی آر 450، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: منتقلی کی درخواست (سول) نمبر 193/1997

(آئین کے آرٹیکل 139-اے کے تحت۔)

اپیل کنندہ کی طرف سے پی چدمبرم، بھارگوی دیسائی، سنجیو کمار سنگھ اور محترمہ ونیتا مہتا۔

جواب دہندہ کی طرف سے محترمہ کامنی جیسوال، وائی پی نرولا، محترمہ شومیلا بکشی اور محترمہ ایشوریہ راؤ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجندر بابو، جسٹس: یہ ایک عرضی ہے جو ڈیٹ ریکوری ٹریبونل (جسے اس کے بعد 'ٹریبونل' کہا گیا ہے) کے سامنے زیر التوا 1996 کی دیوانی درخواست نمبر 846 کو دہلی عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے لیے دائر کی گئی ہے۔

ٹریبونل کے سامنے درخواست میں الزامات یہ ہیں کہ درخواست گزاروں نے پی وی سی، سی اینڈ ایف بمبئی کی ترسیل کی ادائیگی کو پورا کرنے کے لیے سنگاپور کی میسرز پالمیکس آئی انٹرپرائزز کے حق میں امریکی ڈالر 205992.51 کی رقم کے لیے اعتماد نامہ برائے ادائیگی کھولنے کی درخواست کی؛ کہ جواب دہندہ نے مذکورہ رقم کے لیے مذکورہ بیچنے والے کے حق میں اعتماد

نامہ برائے ادائیگی جاری کیا؛ کہ اعتماد نامہ برائے ادائیگی بیچنے والے کو ایک مذاکراتی بینک کے بذریعے منتقل کیا گیا تھا جس نے اسے اس اعتماد نامہ برائے ادائیگی کے تحت اختیار دیا تھا اور جواب دہندہ بینک کے اکاؤنٹ سے ان کے نیویارک دفتر سے ڈیبٹ کر کے معاوضے کا دعوی کیا تھا؛ کہ بیچنے والے کو مبینہ طور پر بھیج دیا گیا ہے۔ 30.8.1979 پر سامان اور گفت وشنید کرنے والے بینک کے ساتھ 31.8.1979 پر اعتماد نامہ برائے ادائیگی کے تحت درکار گفت وشنید شدہ دستاویزات؛ کہ گفت وشنید کرنے والے بینک نے ادائیگی کی اور اصل دستاویزات کی وصولی پر جاری کرنے والے بینک نے انہیں خریدار کے سامنے پیش کیا اور خریدار سے رقم ادا کرنے کو کہا؛ کہ درخواست گزار نے ادائیگی نہیں کی اور اس لیے ٹریبونل کے سامنے درخواست کی۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ سامان لے جانے والا جہاز ڈوب گیا ہے؛ کہ یہ حقیقت ہے۔ بینک کو مطلع کیا گیا اور جواب دہندہ کو سامان کی دستاویزات موصول ہوئیں جیسا کہ درخواست گزاروں کی طرف سے بھیجی گئیں؛ کہ بینک نے درخواست گزاروں کو نقل کے تحت بیمہ کمپنی کے ساتھ باضابطہ دعوے دائر کیے؛ کہ درخواست گزار کی طرف سے عدم قبولیت کے باوجود بینک نے دستاویزات کو سبکدوش کر دیا اور درخواست گزار کو اسی کے مطابق مطلع کیا؛ کہ درخواست گزار نے جواب دہندہ کو ان کی لاپرواہی سے آگاہ کیا؛ کہ جواب دہندہ بینک کی طرف سے درخواست گزاروں کے خلاف 9.7.1980 پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا؛ کہ دفاع کی اجازت سے انکار کر دیا گیا تھا، ایک ڈگری منظور کیا گیا تھا؛ کہ اجازت دینے سے انکار کرنے کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی۔ اس دوران، بینکوں اور مالیاتی اداروں کے واجب الادا قرضوں کی وصولی ایکٹ، 1993 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) نافذ ہوا جس نے بینکوں اور مالیاتی اداروں کے ذریعے دائر کردہ مقدمات کے سلسلے میں ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار، طاقت اور اختیار کا استعمال کرنے کے لیے اس کے تحت ایک ٹریبونل قائم کیا۔ اس طرح، مذکورہ مقدمہ بھی ٹریبونل کو منتقل کر دیا گیا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ عدالت عالیہ کے سامنے اسی نوعیت کے کئی مقدمات زیر التوا ہیں جن میں جہازوں کے ڈوبنے کی وجہ سے درآمد کنندگان نے بیمہ کمپنیوں کے پاس دعوے دائر کیے تھے، جبکہ بینکوں نے اعتماد نامہ برائے ادائیگی کے تحت مختلف درآمد کنندگان کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا کیونکہ درآمد کنندگان نے دستاویزات کو متضاد قرار دیا تھا نہ کہ اس کے لحاظ سے۔ بیمہ کمپنیوں کی طرف سے درآمد کنندگان کے دعووں کی ادائیگی سے انکار پر، انہوں نے بیمہ دعوے کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ درآمد کنندگان کی طرف سے بیمہ کمپنیوں کے خلاف دائر کیے گئے دعوے اور بینکوں کی طرف سے دائر کیے گئے دعوے میں کچھ مشترکہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا، یہ استدعا کی جاتی ہے کہ اس معاملے کو دوبارہ عدالت عالیہ میں منتقل کیا جائے۔ درخواست گزاروں کی درخواست کی جواب دہندہ نے سخت مخالفت کی ہے۔

یہ واضح ہے کہ آئین کا آرٹیکل 139-اے اس نوعیت کے مقدمات کی طرف راغب نہیں ہے کیونکہ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں کسی معاملے کو ایک عدالت عالیہ سے دوسری عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ یہ بھی شک کی بات ہے کہ آیا ضابطہ دیوانی کی دفعہ 25 لاگو ہوگی کیونکہ کارروائی کی منتقلی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں نہیں ہے۔ اس بات پر بھی شک ہے کہ آیا اس عدالت کا موروثی دائرہ اختیار اس نوعیت کی کارروائی کی طرف راغب ہوگا۔ تاہم، ہوسکتا ہے کہ اس معاملے کے اس پہلو میں اس نقطہ نظر میں جانا ضروری نہ ہو جو ہم اس معاملے میں لینے کی تجویز کرتے ہیں۔

یہ ایک درخواست ہے جو اعتماد نامہ برائے ادائیگی کی بنیاد پر دی گئی ہے۔قانوناً طے شدہ مؤقف یہ ہے کہ اعتماد نامہ برائے ادائیگی ایک بینک کے ساتھ ایک علیحدہ معاہدہ ہوتا ہے، اور جو بینک اعتماد نامہ برائے ادائیگی جاری کرتا ہے، اُس کا فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان سامان کی قیمت سے متعلق کسی بھی تنازع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔تاہم، لازم ہے کہ اعتماد نامہ برائے ادائیگی جاری کروانے والے کسٹمر اور بینک دونوں اپنی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔اعتماد نامہ برائے ادائیگی پر دعوے میں، فراڈ، ناقابل تلافی ناانصافی کا خدشہ، یا ہدایات کی عدم تعمیل جیسی دفعات کو بھی بطور دفاع پیش کیا جاسکتا ہے۔تمام ایسے دفاعات درخواست گزار ٹربیونل کے سامنے مشتعل کرسکتا ہے اور اس کے فیصلے پر اپیل بھی دائر کی جاسکتی ہے۔

بیمہ کے دعوے پر مبنی مقدمہ اور اعتمادی چھٹی برائے ادئیگی پر مبنی دعوی کارروائی کی مختلف وجوہات سے پیدا ہوتا ہے حالانکہ یہ سچ ہوسکتا ہے کہ بیمہ کمپنی کے خلاف عدالت عالیہ میں زیرالتوا مقدمہ اور ٹربیونل کے سامنے درخواست میں کچھ عام مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔دیگر فریقین کی طرف سے دائر کیے گئے دیگر مقدمات کی صحیح نوعیت جو کہ عدالت عالیہ میں زیرالتواء ہیں اور اس کی فائل پر برقرار رکھنے کی وجہ ریکارڈ پر دستیاب نہیں ہے۔اس حقیقت کے علاوہ، ہم محسوس کرسکتے ہیں کہ جب ایکٹ کے تحت ٹربیونل کو ان معاملات کے سلسلے میں خصوصی دائرہ اختیار دیا گیا ہے جن سے ایکٹ کے دفعہ 17 کے تحت نمٹا جاسکتا ہے، تو دیگر عدالتوں میں بینکوں اور مالیاتی اداروں کے واجب الادا قرضوں کی وصولی کے لیے ایسے معاملات پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ایکٹ کے دفعہ 18 کے تحت فراہم کردہ طور پر ختم ہوگیا۔مزید یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 31 میں مقدمات کو سول عدالتوں سے ٹربیونل میں منتقل کرنے کا التزام ہے۔اس سلسلے میں ہمارا نظریہ یونین آف انڈیا اور دیگر بنام دہلی عدالت عالیہ بار ایسوسی ایشن اور دیگر، (2002) 2 ایس سی آر 450، جو بیان کیا گیا ہے اس سے مطابقت رکھتا ہے۔جس میں اس عدالت نے ایکٹ کی پوری اسکیم کا جائزہ لینے کے بعد، اس کی آئینی جواز کو برقرار رکھا۔

اس پس منظر میں، ہم نہیں سمجھتے کہ انصاف کے مقاصد کے لیے اس مقدمے کو عدالت عالیہ میں براہ راست منتقل کرنا قرین مصلحت ہے۔

اس کے نتیجے میں یہ درخواست خارج کردی جاتی ہے۔

کے۔کے۔ٹی۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document